91254- دوسرا خاوند پہلے خاوند كى اولاد سے برا سلوك كرتا ہے كيا ان كے ليے عليحدہ فليٹ لے كر ہفتہ ميں كچھ دن پہلے خاوند كى اولاد كے ساتھ رہ سكتى ہے

سوال

ميں نے اپنے ملك كے ايك شخص سے شادى جو يونيورسٹى ميں پروفيسر تھا اور اس سے ميرے چار بچے ہوئے ليكن بارہ برس بعد ہمارے درميان عليحدگى ہوگئى، پھر ميں نے ايك ايسے شخص سے شادى كى جس سے خير كى توقع تھى اور اسے علم تھا كہ ميرے چار بچے بھى ہيں.

دوسرے خاوند نے ميرے ساتھ اور ميرے بچوں كے ساتھ بہت برا سلوك كيا، حتى كہ ميرى ملك كى عدالت نے ميرے ايك بچہ بھى لے ليا، دوسرے خاوند سے ميرا ايك بچہ بھى ہے يہ شخص بہت سختى كرتا ہے حتى كہ اپنے بچے كے ساتھ بھى بہت سختى كرتا ہے، اور كہتا ہے كہ اس طرح اس كى تربيت ہوگى.

مجھے زدكوب كرتا اور ميرے گھر والوں اور مجھے بھى گالياں نكالتا ہے، حالانكہ ميں دين كا التزام كرتى اور الحمد للہ اللہ كا خوف ركھتى ہوں، مجھ پر طعن كرتا ہے، اور ميرى عزت و شرف پر بھى بہتان لگاتا ہے، جب حالات بہت زيادہ خراب ہو گئے تو ميں نے ايك فليٹ كرايہ پر لے ليا اور اپنے بچوں كو اس ميں بھيج ديا كہ ميں ہفتہ كے ايام بچوں اور خاوند ميں تقسيم كر كے كچھ دن بچوں كے پاس رہا كروں گى، ليكن اس شخص نے ايسا كرنے سے انكار كر ديا.

اور اس كے بيٹے نے بھى اپنے ماں جائے بھائيوں كو ملنے سے انكار كر ديا، اور يہى نہيں بلكہ ميرے ساتھ ان كے پاس جانے سے بھى انكار كر ديا، مشكل يہ ہے كہ وہ يہ تسليم نہيں كرتا كہ اس نے ايسا كرنے پر اتفاق كيا تھا، اور ميں جب بھى بچوں كے پاس جاتى ہوں تو ميرے ليے بددعا كرتا ہے كہ اللہ اور اس كے فرشتے تجھ پر لعنت كرتے ہيں.

كيا ميں نے اپنے بچوں كو اس عذاب سے بچا كر گناہ كا ارتكاب كيا ہے، اور كيا جب ميں اپنے بچوں كے پاس جاتى ہوں تو گنہگار ہوتى ہوں، ميرا خاوند مجھے روكنے كى كوشش كرتا اور كہتا ہے يہ اس كى مشكل نہيں، اور ميں تيرا وہاں جانا قبول نہيں كرتا، تو كيا وہ جو مجھ پر لعنت كرتا ہے وہ مجھے پہنچتى ہے، برائے مہربانى مجھے اس كے متعلق معلومات فراہم كر كے عند اللہ ماجور ہوں ؟

پسنديدہ جواب

جب كوئى شخص كسى عورت سے شادى كرے اور اس عورت كے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں، اور رخصتى كے وقت اس شخص كو ان بچوں كا علم ہو، اور اس نے انہيں كہيں دوسرى جگہ ركھنے كى شرط نہ لگائى ہو تو بعد ميں وہ انہيں اپنى والدہ كے ساتھ اپنے گھر ميں رہنے سے روكنے كا حق نہيں ركھتا، اہل علم كا فيصلہ يہى ہے؛ كيونكہ عقد نكاح كے وقت اس كى خاموشى اس كى رضامندى ہى شمار ہوگى كہ وہ انہيں اپنے ساتھ ركھنے پر راضى ہے.

اور اسى طرح اگر ان چھوٹے بچوں كى پرورش كرنے والا كوئى نہ ہو جس كے پاس وہ جائيں تو خاوند كو انہيں اپنے ساتھ ركھنے پر مجبور كيا جائيگا.

خرشى رحمہ اللہ مختصر خليل كى شرح ميں لكھتے ہيں :

"معنی یہ ہے کہ اگر خاوند اور بیوی میں سے کسی کا چھوٹا بچہ ہو، اور دوسری اسے گھر سے نکالنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ایک شرط پر کر سکتا ہے کہ اس کی پرورش کرنے والا مہیا کرے، اور اس کی اخراجات برداشت کرے.

لیکن اگر بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو تو پھر اسے اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا جائیگا (لیکن اگر وہ بنا کرے اور وہ بچہ اس کے ساتھ ہو) یعنی خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک جب اپنے ساتھ کے ساتھ زندگی کی ابتدا کرے اور اس کے ساتھ بچہ ہو اور دوسرے کو اس کا علم بھی ہو، لیکن بعد میں وہ اسے اپنے پاس سے اسے نکالنا چاہے تو اسے ایسا کرنے کا حق نہیں ہے.

اور اگر رخصتی کے وقت اسے علم نہیں ہے تو پھر اسے منع کرنے کا حق حاصل ہے، یہ تو اس صورت میں ہے جب بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، اور اگر بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں تو پھر وہ بچے کو اپنے گھر میں رکھنے سے نہیں روک سکتا، چاہے رخصتی کے وقت علم ہو یا علم نہ ہو" انتہی

دیکھیں: شرح الخرشی علی مختصر خلیل (
189/4
).

اور اگر خاوند آپ کی اولاد سے برا سلوک کرتا ہے کہ بچوں کو اس گھر میں رہنے ضر رو نقصان ہو تو پھر بچوں کے لیے علیحدہ فلیٹ کرایہ پر لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ آپ ان کے پاس جا کر ان کی ضروریات پوری کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں، چاہے اس کے لیے آپ کو وہاں آدھا ہفتہ رہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے.

جب انہیں اتنے دن آپ کے وہاں رہنے کی ضرورت ہو تو آپ کا خاوند آپ کو ایسا کرنے سے منع نہیں کر سکتا، کیونکہ تربیت اور دیکھ بھال میں اولاد کا یقینی حق ہے، یہاں ابتدائی طور پر کوتاہی تو خاوند کی جانب سے ہوئی ہے، اب اسے اختیار ہے چاہے تو وہ اس حالت کو قبول کرلے یا پھر کسی دوسری عورت سے شادی کر کے آپ کو فارغ کر دے.

رہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب عورت اس حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (
5193
) صحیح مسلم حدیث نمبر (
1736
).

عورت اس وعید کی مستحق اس وقت ہوتی ہے اوراس پر لعنت اس وقت ہوتی ہے کہ اگر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرتی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

"یہ بغیر کسی عذر کے بیوی کا اپنے خاوند سے ہم بستری کرنے سے انکار کرنے کی حرمت کی دلیل ہے" انتہی

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.